مطبوعات

(تبصرہ کے لیے ہر کتاب کی دو جلدیں بھیجنا بہر حال لازمی ہیں)

کتاب الاموال تصنیف: امام ابوعبید بن سلامؒ۔ تقدیم و ترجمہ: جناب عبدالرحمٰن طاہر سورتی صاحب۔ شائع کردہ ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد۔ صفحات: حصہ اول ۵۴۳ قیمت: ۱۵ روپے صفحات حصہ دوم: ۴۰۸۔ قیمت: بارہ روپے۔

امام ابوعبیدؒ کی کتاب الاموال اسلامی ریاست کی تقریباً ابتدائی ڈھائی صدیوں کے مالیاتی نظام کی مستند تاریخ اور اس موضوع پر بنیادی کتاب ہے۔ یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے پہلے حصہ میں ان تمام محاصل کی نشاندہی کی گئی ہے جو اسلامی مملکت کے بیت المال میں غیر مسلموں سے حاصل ہوتے تھے۔ اس ضمن میں بہت سے دوسرے مسائل کا بھی احاطہ کیا گیا ہے مثلاً اسلامی مملکت میں غیر مسلموں کے حقوق، اسلامی حکومت کے غیر مسلم پڑوسی حکومتوں سے تعلقات اور دوستی، دشمنی، صلح، امن و جنگ کے اصول، اسلامی حکومت کے دوسری قوموں سے سیاسی اور تجارتی تعلقات وغیرہ وغیرہ دوسرے حصے میں نظامِ زکوٰۃ پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ اس بحث کی ترتیب بڑی جامع ہے۔ یعنی ہر مسئلہ کے بارے میں سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث نقل کی گئی ہیں۔ پھر صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، اس کے بعد تابعین رحمہم اللہ اور ائمہؒ و فقہاء سے مروی آثار و روایات

(بقیہ رسائل و مسائل)

اور بالفرض اگر کسی قول سے اختلاف بھی ہو، تب بھی اختلاف کرنے والے کے لیے یہ کیسے روا ہو سکتا ہے کہ وہ اس قول کے قائل کو اہلِ سنت کے مسلک سے خارج یا منحرف قرار دینے کی کوشش کرے؟

مذکور ہیں۔

امام ابوعبید کی اس گراں قدر تصنیف کا اُردو میں ترجمہ کرکے جناب عبدالرحمٰن طاہر سُورتی صاحب نے بڑی خدمت انجام دی ہے مگر ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ انہوں نے شروع میں جو مقدمہ تحریر کیا ہے اس پر ادارۂ تحقیقِ اسلامی کے افکار کی گہری چھاپ موجود ہے۔ اس ادارے نے اب تک جو کام کیے ہیں ان میں سے ایک آدھ کو چھوڑ کر سب کے اندر تحریف کا رنگ غالب ہے اور یُوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ ادارہ اسلامی تعلیمات کی تحقیق کے لیے نہیں بلکہ ان کی تحریف کے لیے قائم کیا گیا ہے اور اس تحریف کا انداز وہی ہے جس کی نشاندہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خوارج کے اس نعرے لَاحُکْمَ اِلَّا لِلّٰہ کے متعلق یہ ارشاد فرما کر کلمۃ حقٍ اُرِیدَ بِھا باطل" کی تھی۔ اگر اس ادارے کی کتب کا مطالعہ کیا جائے تو ان سب کے اندر مرکزی خیال ایک ہی ہے کہ دین کو حالات کے مطابق تبدیل کر دینا چاہیے۔ اس کے لیے استدلال کا انداز یہ اختیار کیا جاتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دو حیثیتیں ہیں۔ ایک حیثیت تو حاملِ وحی کی اور دوسری حیثیت اسلامی ریاست کے سربراہ کی۔ وحی کے امین کی حیثیت سے آپ نے ہمیں قرآن مجید عطا فرمایا ہے مگر اسلامی ریاست کے منتظمِ اعلیٰ کی حیثیت سے آپ نے جو فیصلے فرمائے ہیں ان کی حیثیت وقتی ہے اور ان کے اندر اسلامی ریاست کے سربراہ کو ہر وقت تغیّر و تبدّل کا اختیار حاصل رہتا ہے۔ اپنے اسی موقف کی تائید میں طاہر سُورتی صاحب ارشاد فرماتے ہیں :

"معلوم ہوتا ہے ابوعبید کی نظر میں رسول اللہ کی سنّت کی دو حیثیتیں ہیں ایک موقتہ اور دوسری غیر موقتہ۔ موخر الذکر انتظامی امُور پر مشتمل ہو گی اور اس میں تغیّر و تبدّل کا امام مجاز ہوگا۔ جزیہ و خراج کی رقم کا تعین، ابوعبید کے ہاں صدقہ و زکوٰۃ کی سنّت موقتہ نہیں ہے بلکہ یہ رسول اللہ کے ان وقتی انتظامی فیصلوں میں ہے جن میں حالات کے تقاضوں اور مسلمانوں کے اجتماعی مفاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے امام تغیر و تبدّل کر سکتا ہے اپنی رائے کی تائید میں وہ حضرت عمرؓ کا رسول اللہ کے مقرر جزیہ سے زیادہ

لینے کا عمل پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ولو علم عمر ان فیها سنة موقتة من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تعداها الی غیرها (ص ۶۷-۶۸)

اور اگر حضرت عمرؓ کو یہ معلوم ہوجاتا کہ جزیہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی مقررہ متعینہ (موقتہ) سنت ہے تو حضرت عمرؓ اسے چھوڑ کر دوسری شکل اختیار نہ کرتے۔

فاضل مترجم کا یہ طرزِ استدلال بالکل غلط ہے۔ امام ابوعبیدؒ نے حضرت عمرؓ کے بارے میں جو یہ ارشاد فرمایا ہے تو اس کی وجہ یہ نہیں جسے وہ بیان کر رہے ہیں۔ یعنی یہ کہ جزیہ ایک انتظامی معاملہ ہے جس میں امام کو من مانی کارروائیاں کرنے کا اختیار ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جزیہ کی کوئی ایسی مقدار متعین نہیں فرمائی جس میں کمی بیشی جائز نہ ہو اگر حضرت عمرؓ کو جزیہ کے بارے میں کوئی معین مقدار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے معلوم ہوتی تو وہ اس میں قطعاً تجاوز نہ کرتے۔ امام ابوعبید کی محولہ بالا عبارت کا یہی مدعا ہے اور اس کی صراحت خود فاضل مقدمہ نگار کے ترجمے میں صفحہ ۶۰ سے ۶۳ تک میں موجود ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ نقطۂ نظر کہ ان کی دو حیثیتیں ہیں یعنی ایک نبی کی اور ایک حاکم کی، بالکل غلط ہیں۔ حضورؐ کی ایک ہی حیثیت ہے اور وہ نبی کی ہے۔ نبی کی حیثیت ہی سے انہوں نے امور مملکت کے بارے میں بھی انسانیت کی رہنمائی کی۔ اس لیے انتظامی امور میں ان کے ارشادات اور ان کی ہدایات دین میں اسی طرح حجت ہیں جس طرح کہ عبادات اور دوسرے دینی معاملات میں۔ اور وہ لوگ سخت گمراہ ہیں جو ان امور کے بارے میں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کو وقتی سمجھتے ہیں یہ خیال بالکل باطل ہے۔ اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ کسی طرح حکامِ وقت کو دین کے اندر تغیر و تبدل کے اختیارات دیئے جائیں تاکہ وہ وقت کے تقاضوں کے مطابق یا اپنے ذوق یا ذاتی مصالح کے مطابق دین میں کانٹ چھانٹ کر سکیں۔ دین کے اندر یہ اپج زمانہ حال کی پیداوار ہے۔ اگر حضور سرورِ دو عالم کے انتظامی فیصلے

وقتی ہوتے تو انہیں احادیث کی کتابوں میں اسی اہتمام سے جمع نہ کیا جاتا جس سے کہ عبادات کے احکام کو جمع کیا گیا ہے۔

مقالات ابن الہیثم | مرتبہ: جناب حکیم محمد سعید صاحب۔ شائع کردہ: ہمدرد نیشنل فاؤنڈیشن، پاکستان۔ صفحات ۱۴۳۔ قیمت درج نہیں۔

ابوعلی الحسن ابن الحسن ابن الہیثم (۹۶۵-۱۰۳۹ ش) پہلے مسلمان ماہر طبیعیات، ہیئت داں، ریاضی داں اور طبیب تھے جنہوں نے اُس عہد میں طبیعیاتی علوم کے اندر ایسے حیرت انگیز انکشافات کیے جب یورپ تاریک ادوار سے گزر رہا تھا۔ کتاب المناظر میں پہلی بار انہوں نے نظریۂ بصارت کی وضاحت کی اور مظاہرِ فطرت مثلاً نور والوان، اشعۂ نور کے انعکاس و انعطاف۔ اغلاط بصری، شفق، قوس، قزح، ہالہ، مرایا، قوتِ ثقل، تحرکات، خلا، فضا و کثافت کے بارے میں ایسی ٹھوس معلومات فراہم کیں جو سائنس کے ارتقاء و ترقی میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔

زیرِ نظر مجموعہ ان بیش قیمت مقالات کا مرقع ہے جو اس نابغہ کی ہزار سالہ برسی کے موقع پر مختلف اہلِ علم نے ہمدرد نیشنل فاؤنڈیشن کے زیرِ اہتمام اجتماع میں پیش کیے۔ مقالہ نگاروں میں حکیم نعیم الدین زبیری، حکیم احمد اللہ ندوی، جناب محمد یحییٰ، پروفیسر عبدالغفور چودھری اور پروفیسر علی ناصر زیدی شامل ہیں۔ مقالات کے موضوعات یہ ہیں: ضوء القمر، اضواء الکواکب، المکان، خواص مثلث، مساحت، المرایا المحرقہ بالقطوع۔ آغاز میں حکیم محمد سعید کا فاضلانہ مقدمہ بھی شامل ہے۔

معیارِ طباعت و کتابت اونچا ہے۔ قیمت درج نہیں۔

حقیقتِ ذکرِ الٰہی۔ تعارف تحریکِ احیائے دین | تالیف سیدابوبکر غزنوی صاحب
کتابت حدیث عہدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم | شائع کردہ: مکتبۂ غزنویہ۔ ۴۔ شیش محل روڈ لاہور۔

سید ابوبکر غزنوی صاحب نے تعلیمات اسلامی کی نشر و اشاعت کا یہ مفید سلسلہ شروع کیا ہے۔ ان کتابچوں میں وہ بڑے سادہ دل نشین اور مختصر انداز میں دین کے کسی ایک پہلو کی وضاحت فرماتے ہیں۔ وہ چونکہ قدیم اور جدید علوم سے گہری واقفیت رکھنے کے علاوہ تصوف سے بھی گہرا شغف رکھتے ہیں اس لیے ان کی تحریروں اور تقریروں میں مختلف طبقوں کے لیے دلکشی ہے۔ خدا کرے کہ وہ اس سلسلے کو جاری رکھیں۔

ان کتابچوں کا معیارِ طباعت اچھا ہے۔

CONFLICT BETWEEN SOCIALISM and ISLAM

اشتراکیت اور اسلام کے مابین تصادم

مصنفہ: جناب چودھری محمد اکبر صاحب مراد پوری۔
ملنے کا پتہ: اسلامک پبلیکیشنز۔ شاہ عالم مارکیٹ، لاہور
قیمت: چار روپے۔ صفحات ۱۲۵۔

اس وقت پاکستان میں بلکہ پوری دنیائے اسلام میں اسلام اور اشتراکیت کے مابین جو کشمکش جاری ہے اس کی نوعیت کو سمجھنے کے لیے فاضل مصنف نے یہ کتاب مرتب کی ہے۔ مصنف کا تجزیہ بڑا فکر انگیز اور عالمانہ ہے اور انہوں نے اس تصادم سے پیدا شدہ مسائل کو بڑے سہل انداز میں پیش کر کے ان کا نہایت جچے تلے انداز میں محاکمہ کیا ہے۔

معیارِ طباعت اچھا ہے۔

برِصغیر پاک و ہند میں اسلامی نظام کی عدل گستری

تالیف: پروفیسر محمد عبدالحفیظ صدیقی صاحب۔ شائع کردہ: ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد۔ قیمت ساڑھے پانچ روپے۔ صفحات ۲۱۷۔

زیرِ تبصرہ کتاب تحقیق و تجسس کی ایک اچھی مثال ہے۔ کتاب کے عنوان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ پاک و ہند میں مسلمانوں کے عہدِ حکمرانی میں نظامِ قضاۃ سے بحث کرتی ہے اس کا احاطہ بڑا وسیع ہے۔ مصنف نے مندرجۂ بالا موضوع پر بحث کرنے کے ساتھ ساتھ اسلام کے نظامِ عدل کے

نظریاتی اور عملی پہلوؤں تک محدود نہیں رکھا بلکہ ہندوستان کی ساری مسلم ریاستوں کے نظامِ عدل کا جائزہ پیش کیا ہے۔ جہاں تک اس کتاب کے مواد کو جمع کرنے اور اس کی ترتیب و تدوین کا تعلق ہے مصنف کی کوشش قابلِ قدر ہے۔ ایک بات البتہ شروع سے آخر تک کتاب میں جھلکتی ہے وہ مغرب سے ذہنی مرعوبیت ہے۔ مندرجہ ذیل اقتباس سے اُن کے اندازِ فکر کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے:

"غرض حدود اور اُن کے تفصیلی مسائل میں ائمہ مجتہدین مختلف الرائے ہیں۔ نیز حدود کے نفاذ کے لیے کڑی شرطیں عائد ہیں اور اس کے علاوہ مرورِ زمانہ کے ساتھ سزاؤں میں تبدیلی ہوتی رہی تو زمانۂ حال میں جبکہ تعزیری قانون کے بارے میں اصلاحی نظریات اور تبدلہ رائیں زیرِ بحث آ رہی ہیں تو علمائے عصر کے لیے غور و فکر کا یہ اچھا موضوع ہے۔ یہ سخت سزائیں، عرب کے ماحول کے لیے نافذ ہوئی تھیں۔ اب ان کا نفاذ عصرِ حاضر میں مشکل ہوگا مثال کے طور پر تارکِ نماز کا قتل یا سارق کا قطعِ ید ایک امرِ محال معلوم ہوتا ہے۔"

معلوم نہیں مصنف کس ترنگ میں آکر یہ غیر ذمہ دارانہ بات لکھ گئے ہیں۔ یہ کلمہ کفر ہے جو اُن کے قلم سے نکل گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام اور اُس کا نظامِ تعزیرات وقتی اور ہنگامی تھا، اور اب اسے نافذ نہیں کیا جا سکتا۔

پھر یہ بات بھی ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ کس جاہل نے مصنف اور اس انداز پر دوسرے سوچنے والوں کے ذہن میں یہ بات ڈال دی ہے کہ حضرت عمرؓ یا دوسرے خلفائے راشدین نے حد جاری کرنے یا سزاؤں میں تخفیف کرنے میں جو طرزِ عمل اختیار کیا تھا یہ نعوذ باللہ ان کی من مانی کارروائیاں تھیں جن کے لیے قرآن و سنت سے کوئی جواز نہیں ملتا۔ حقیقت یہ ہے کہ ان حضرات نے جو کچھ کیا اس کی بنیاد قرآن و سنت ہی تھی۔ اور علماء نے ان بنیادوں کی پوری طرح نشاندہی کی ہے۔

کتاب کا معیار طباعت و کتابت گوارا ہے۔